زلزلے کے جھٹکے، قدرت کی ایک وارننگ!

محمد یاسر حبیب

myasirhabib@hotmail.com

اللہ تعالیٰ کے عذاب کی دو قسمیں ہیں، ایک عذاب وہ ہوتا ہے جو اجتماعی ہوتا ہے جس کا شکار سب ہو جاتے ہیں اچھے بھی اس کی لپیٹ میں آتے ہیں اور برے بھی جبکہ دوسرا عذاب وہ ہوتا ہے جس کا شکار صرف گناہ کرنے والا ہوتا ہے، عام طور ایسا ہوتا ہے کوئی بھی قوم پہلے انفرادی طور پر کسی گناہ میں ملوث ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس قوم کے اندر وہ گناہ اتنا سرایت کر جاتا ہے کہ اس کے گناہ کے ہونے کا تصور تک نکل جاتا ہے، یہاں سے وہ مرحلہ شروع ہوتا ہے جب کوئی قوم اجتماعی عذاب کا شکار ہوتی ہے، اس تھیوری کو ماننا اتنا آسان نہیں ہے لیکن اگر ہم ایک لمحہ کو رک کر 8 اکتوبر سن 2005ء کو پاکستان کے بالائی علاقوں میں آنے والے زلزلے کے اسباب کا جائزہ لیں تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ حالات اپنا رخ اسی طرف موڑ چکے ہیں جہاں پر آ کر عذاب کا ٹل جانا ممکن نظر نہیں آتا، پچھلے کچھ دنوں پہلے اسلام آباد اور دیگر بالائی علاقوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے، جس کی شدت 5 اعشاریہ ریکٹر اسکیل تھی، یقیناً اس ادارے سے منسلک لوگ اس زلزلے کے جھٹکوں کی شدت اور اس کے پیدا ہونے کے اسباب پر غور کریں گے۔ زلزلہ آنے کے اسباب پر غور و فکر کئی عرصے سے جاری ہے، سائنسدان اس کی مختلف توجیہات پیش کرتے ہیں اس کے آنے کے مختلف اسباب بیان کرتے ہیں اب تک دنیا کے کئی ممالک میں یہ زلزلہ اپنی ہولناکیاں دکھا چکا ہے، ملک عزیز پاکستان بھی اس زلزلہ کی تباہ کاریوں سے محفوظ نہیں رہا ہے 8 اکتوبر سن 2005ء کو آنے والا زلزلہ اور اس کی تباہ کاریاں مدتوں یاد رکھیں جائیں گی اور اس دوران ہموطنوں کی ایثار و قربانیاں بھی تاریخ میں رقم ہوں گی کہ کس طرح پوری قوم نے ایک ہو کر اس تمام تر صورتحال میں یکجہتی کا ثبوت پیش کیا۔

آ یئے مل کر ایک لمحہ کے لیے سوچیے کہ قدرت ہمیں کیا وارننگ دی رہی ہے آخر وہ کون سے ایسے گناہ ہیں جس کے مرتکب ہم من حیث القوم ہو رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ قدرت کی طرف سے ملنے والی یہ مہلت ختم ہو جائے، رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آدھے سے زیادہ گذر چکا ہے، روٹھے ہوئے رب کو منانے کا یہ موقع نجانے پھر نصیب ہو یا نہ ہو، لہٰذا آج اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع دیا ہے اس موقع سے فائدہ اٹھایئے اور اپنے اردگرد نظر دوڑایئے کہ وہ کون سے ایسے گناہ ہیں جن کے مرتکب ہم ہو رہے ہیں جن پر ہمیں انفرادی اور اجتماعی توبہ کی ضرورت ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے انفرادی گناہ پر اتنی جلدی پکڑ نہیں فرماتے جتنی جلدی اجتماعی گناہ پر پکڑ فرماتے ہیں، آج آپ دیکھ سکتے ہیں کہ من حیث القوم ہم قدم قدم پر اجتماعی گناہوں میں ملوث ہیں اور یہ سب گناہ ایسے ہیں جن سے توبہ تائب ہوئے بغیر ہم اپنے رب کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے اگر چہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غصے سے کئی گنا وسیع ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی پکڑ بھی نہایت سخت ہے جس قوم کے ساتھ وہ حساب و کتاب کا معاملہ فرما لیتا ہے اس قوم کا بچنا نہایت مشکل ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ امتحان اور آزمائش کی گھڑی آ چکی ہے اور ہم سب اسی امتحان میں ہیں آپ خود دیکھیں اپنے اردگرد نظر ڈالیں آخر کیا وجہ ہے پاکستان میں رہنے والا ہر شخص پریشان ہے، وہ بھی جس کے پاس اربوں روپوں کی دولت ہے اور وہ بھی جس کے پاس کچھ بھی نہیں، آخر کیوں؟ اپنی ذات سے شروع

کیجیے، ہمارا معاشرہ، ہمارا رہن سہن، ہماری وضع قطع، ہمارے انفرادی اور اجتماعی افعال، سودی لین دین، چوری، لوٹ کھسوٹ، بغض وعناد، رشوت ستانی، اشیاء خورد ونوش میں ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، بے حیائی، بے حسی، منافقت، الغرض ہمارا ہر معاملہ اس وقت اس نہج پر پہنچ چکا ہے جہاں پر آکر رب کریم اپنی دی ہوئی ڈھیل واپس لے لیتا ہے، اور قوم کے ساتھ 8 اکتوبر والا معاملہ کرتا ہے، منٹوں اور سیکنڈوں سے بھی کم کے وقفہ میں وہ سب کچھ ختم کر ڈالتا ہے یہاں تک کہ وہ مہلت بھی ختم ہو جاتی ہے، جس کے ذریعے سے اپنے گناہوں پر معافی مانگی جائے۔

زلزلے کے یہ جھٹکے قدرت کی طرف سے وارننگ ہیں ایک انتباہ ہے کہ اب بھی وقت ہے اپنی حالتوں کو سدھار لو، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ کسی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا زلزلے کب آتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب حکومتی لوگ سرکاری مال کھائیں گے، جب امانت میں خیانت کی جائے گی، جب زکواۃ کا انکار ہو جائے گا (لوگ زکوۃ دینا چھوڑ دیں گے)، جب علم دین دنیا کے لیے حاصل کیا جائے گا، جب لوگ بیویوں کے فرمانبردار ہوں گے اور ماں باپ کے نافرمان بن جائیں گے، والد کی تضحیک کریں گے اور دوستوں کا احترام کریں گے اور قبیلے کی سرداریاں فاسق، فاجر لوگوں کے ہاتھ میں چلی جائیں گی اور حکومتی عہدوں پر نااہل لوگ براجمان ہو جائیں گے، جب ناچنے گانے والوں کی محفلیں عام ہوں گی، جب ایک دوسرے کو سلام ان کے شر سے بچنے کے لیے کیا جائے گا، مسجدوں میں لڑائیاں شروع ہو جائیں گی، جب شراب پی جائے گی اور بعد کے آنے والے لوگ اپنے سے پہلے والوں پر لعن طعن کریں گے انہیں برا کہیں گے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ تمام کام ہونے لگیں تو پھر زلزلے آئیں گے، آسمان سے پتھر برسیں گے اور لوگ کھڑے کھڑے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، پوری کی پوری عمارتیں زمین میں دھنسا دی جائیں گی، الغرض یہ کہ عذاب کے دہانے کھول دیئے جائیں گے اور عذاب اس طرح پے در پے نازل ہوں گے جیسے تسبیح کا دھاگہ ٹوٹتا ہے تو اس میں سے دانے ٹپ ٹپ گرتے ہیں۔ زلزلہ آنے کے یہ وہ اسباب ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے آقائے دو جہاں نے اس امت کو بتائے تھے۔

آیئے صدق دل سے اس رب کریم کے دربار میں دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے محبوب کے صدقے ہماری حالتوں میں رحم فرمائے اور آنے والی ہر آزمائش اور ابتلا سے ہمیں محفوظ رکھے، نہ معلوم اس بابرکت رحمتوں والے مہینے میں ہم میں سے کس کی دعا اس کی بارگاہ میں شرف قبولیت پا جائے اور آنے والی مصیبت کو ہم پر سے ٹال دے......!!!